شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

اکابر امت کا تلاوت قرآن کریم کا معمول

حضرت عثمانؓ بن عفان (المتوفی ۳۵ھ شہیداً) نے مقام ابراہیم کے پاس ایک ہی رکعت میں سارا قرآن پڑھ لیا تھا۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۷۲ و طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۵۲ قسم اول) اور ایک مرتبہ وتر کی ایک ہی رکعت میں انہوں نے پورا قرآن کریم پڑھ لیا تھا۔ (قیام اللیل ص ۶۱ از امام محمدؒ بن نصر المروزیؒ المتوفی ۲۹۴ھ)۔ حضرت تمیم داریؓ (المتوفی ۴۰ھ) بھی تقریباً ساری ساری رات نماز میں مشغول رہتے اور پورا قرآن کریم رات کو پڑھ لیتے تھے (طحاوی ج ۱ ص ۲۰۵ و تہذیب ج ۱ ص ۵۱۱)۔ حضرت عبد اللہؓ بن زبیرؓ (المتوفی ۷۳ھ) نے بھی صرف ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن مجید پڑھ لیا تھا۔ (طحاوی ج ۱ ص ۲۰۵ و قیام اللیل ص ۶۳)۔ حضرت سعیدؒ بن جبیرؒ (المتوفی ۹۴ھ شہیداً) نے سارا قرآن کریم ایک ہی رکعت میں پڑھ لیا تھا۔ (قیام اللیل ص ۶۳ و تذکرہ ج ۱ ص ۷۲)۔ حضرت مجاہدؒ (المتوفی ۱۰۳ھ) کا معمول تھا کہ وہ مغرب اور عشاء کے درمیان قرآن کریم ختم کر لیا کرتے تھے۔ (کتاب الاذکار ص ۴۸ امام نوویؒ) حضرت ثابتؒ بن اسلمؒ بنانی (المتوفی بعمر ۸۶ سال ۱۲۳ھ) کی یہ عادت اور معمول تھا کہ وہ دن اور رات میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کر لیتے تھے اور ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ محدث حمید طویلؒ کا بیان ہے کہ مسجد کا کوئی ستون بھی ایسا نہ تھا جس کے پاس ثابتؒ نے ایک ایک نماز میں سارا قرآن کریم ختم نہ کر لیا ہو۔ (قیام اللیل ص ۶۳) چونکہ حضرات سلفؒ دینی طور پر بڑی ہی بصیرت رکھتے تھے اس لیے صوم الدھر یا ہمیشہ روزے رکھتے تھے کے مفہوم میں ایام مکروہ (عید الفطر، عید الاضحیٰ اور تین دن ایام تشریق کے) کو شامل سمجھنا خود سمجھنے والے کی اپنی کوتاہ فہمی اور غلطی ہوگی اس بات کو بخوبی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ امام ابوبکرؒ بن عیاشؒ (المتوفی ۱۹۳ھ) کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو ان کی بہن رونے لگی۔ امام موصوفؒ نے فرمایا کہ مکان کے اس گوشہ کو دیکھو یہاں میں نے بفضل اللہ تعالیٰ اٹھارہ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔ (تذکرہ ج ۱ ص ۲۴۵)۔ امام نوویؒ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا تجھے یہ خوف ہے کہ مجھے مرنے کے بعد عذاب ہوگا؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہوں کیونکہ میں نے چوبیس ہزار مرتبہ یہاں قرآن کریم ختم کیا ہے۔ (شرح مسلم ج ۱ ص ۱۰) ان کا تیس سال سے یہ معمول بن چکا تھا کہ وہ روزانہ ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔ (شرح مسلم ج ۱ ص ۱۰)۔ انہوں نے چالیس سال تک (رات کو) اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۲۲۴ و تذکرہ ج ۱ ص ۲۴۵) اور حافظ ابن کثیرؒ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ساٹھ سال یہ معمول بنا رکھا تھا کہ روزانہ ایک قرآن کریم ختم کرتے تھے اور نیز اسی رمضان کے روزے انہوں نے رکھے تھے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۲۲۴) امام عبد اللہؒ بن ادریسؒ (المتوفی ۱۹۲ھ) نے چار ہزار مرتبہ قرآن کریم ختم کیا تھا (تذکرہ ج ۱ ص ۲۶۱ و نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۰ والجواہر المضیہ ج ۱ ص ۲۷۲) محدث ابوحرہؒ (المتوفی ۱۵۲ھ) بھی دن او رات میں قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔ (قیام اللیل ص ۶۳) اور حافظ ابن حجرؒ نقل کرتے ہیں کہ وہ دو راتوں میں ایک قران کریم ختم کر لیتے تھے۔ (تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۰۵) ابو حرہ کا نام واصلؒ بن عبد الرحمٰنؒ تھا۔ صحیح مسلم وغیرہ کے راوی ہیں۔ محدث صالحؒ بن کیسانؒ (المتوفی ۱۴۰ھ) بسا اوقات رات میں دو مرتبہ قرآن کریم ختم کر لیتے تھے۔ (قیام اللیل ص ۶۳) امام منصورؒ بن زاذانؒ (المتوفی ۱۳۱ھ) رات کو قرآن کریم شروع کرتے اور چاشت کے وقت تک ختم کر لیتے۔ جب وہ تلاوت کے سجدے ادا کرتے تو لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ انہوں نے قرآن کریم ختم کر لیا ہے۔ (طبقات ابن سعدؒ ج ۷ ص ۶۰ قسم اول) اور پھر دوسرا قرآن کریم عصر تک ختم کر لیتے تھے۔ (تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۳۰۷) محدث ہشامؒ بن حسامؒ کا بیان ہے کہ میں نے منصورؒ بن زاذانؒ کے ساتھ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھی تو وہ دوسری رکعت میں سورہ النحل تک پہنچ گئے۔ (تذکرہ ج ۱ ص ۱۳۴) اور کبھی چاشت کی نماز میں سارا قرآن کریم ختم کر لیتے تھے۔ (قیام اللیل ص ۶۴) اور رمضان مبارک میں مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان دو مرتبہ قرآن کریم ختم کر لیتے تھے۔ (قیام اللیل ص ۶۴) حضرات سلفؒ میں ایسے حضرات بھی تھے جو رمضان مبارک میں عشاء کی نماز کافی دیر سے پڑھا کرتے تھے۔ لہٰذا مغرب اور عشاء کے درمیان دو مرتبہ ختم قرآن کریم کی کوئی مستبعد امر نہیں ہے۔ حضرت قاسم نانوتویؒ بانی دار العلوم دیوبند نے حج پر جاتے ہوئے بحری جہاز میں رمضان المبارک کے دوران صرف ایک ماہ میں پورا قرآن حفظ کر کے تراویح میں سنایا۔